© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

جیساکہ موجودہ حکومت کے واضح اور دوٹوک اعلانات سے ثابت ہوچکا ہے کہ آنے والے آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کا اولین مقصد ملک کیلئے دستور تیار کرنا ہے دستور بھی ایسا جو نظریہ پاکستان اسلام کے تحفظ پر مبنی اور خالص اسلامی نظام کی ضمانت دیتا ہو اس مقصد کے حصول کا بے خطر راستہ تو ایک وہ ہے جسے ہم نے کئی ماہ قبل شرح وبسط سے انہی کالموں میں پیش کیا تھا کہ دستور سازی کا مسئلہ مختلف نظریات سے تشکیل پانے والی اسمبلی پر چھوڑنے کی بجائے صدر مملکت صاحب جرأت مومنانہ سے کام لیکر ایک آرڈیننس کے ذریعہ ایسا دستور نافذ کردیں جو خالص اسلامی دستور ہو۔ اسطرح ملک اُن خطرات سے نکل سکتا ہے جس میں وہ گھرا ہوا ہے اگر ون یونٹ کی تنسیخ بالغ رائے دہی اور مساوی نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کا فیصلہ غیر جمہوری نہیں بلکہ جمہوریت کی پاسداری ہے۔ تو جس ملک کے جمہور کی عظیم اکثریت اوّل دن سے لیکر اب تک اسلامی آئین اور اسلامی نظام حیات کیلئے تڑپ رہی ہو اُسے آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی اور عوامی آئین مہیا کرنا ہرگز غیر جمہوری اقدام نہ ہوگا بلکہ وہ موجودہ حکومت کا ایک ایسا کارنامہ ہوگا جسے رہتی دنیا تک سراہا جائیگا۔

—— یہ صرف ہماری رائے نہیں بلکہ بہت سے رہنماؤں اور لیڈروں نے بھی اس قسم کا مطالبہ کیا، مگر اب جبکہ آئین سازی کا کام آئین ساز اسمبلی کو سپرد کیا گیا ہے تو اس مقصد کے حصول کی ایک ہی صورت نظر آتی ہے کہ اسمبلی میں ایسے علماء حق کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیجا جائے جن کے علمی تبحر، دینی مقام، دیانت، تقویٰ اور اسوۂ سلف کی پیروی اور راسخ العقیدہ ہونے پر عامۃ المسلمین کا اعتماد ہو۔ اُن کا مشغلہ شب و روز قرآن وسنت اور اسلامی علوم کے درس وتدریس اور اشاعت وترویج ہو اور جو غالب اکثریت میں اسمبلی پہنچ کر پاکستان کو ایک ایسا آئین دے سکیں جو تمام بیرونی اثرات سے پاک ہو اور قرآن وسنت آثار صحابہؓ وسلف پر مبنی ہو۔ ظاہر ہے کہ جب دنیا کے تمام معاملات کیلئے ہم متعلقہ امور ان ہی لوگوں کو سپرد کرتے ہیں جن میں اس کام کی اہلیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تجربہ اور مہارت موجود ہو۔ میز کرسی بنوانے کے لئے بڑھئی، مشین کی خرابی کے لئے مستری اور انجنیئر کی تلاش کرتے ہیں۔ برٹش لاء کے لئے کسی ایل ایل بی ایڈوکیٹ کو اور اپریشن کے لئے ماہر سے ماہر سرجن کو دیکھتے ہیں، تو اسلامی اصولوں پر مبنی آئین کوئی ایسا مذاق نہیں جس کے لئے نہ تو کوئی اہلیت وصلاحیت ضروری ہو نہ اسلامی اور عربی علوم کی مہارت اور نہ ان اصولوں پر خود عمل پیرا ہونے کے معیار کا لحاظ لازمی ہو ہر وہ جماعت جو اسلام اسلام کا نعرہ پکارتی ہے مگر اسمبلی میں ایسے راسخ العقیدہ علماء حق کو غالب اکثریت میں بھیجنے کے لئے تیار نہیں ہوتی تو اُن کا نعرہ محض فریب اور حصولِ اقتدار کا ایک ذریعہ ہے ــــــ

آج مسلمانوں کے پاس تمام سیاسی جماعتوں کی اسلامیت جانچنے کی ایک ہی کسوٹی ہے۔ کہ جس اسلام کی وہ دن رات رٹ لگاتے ہیں۔ کیا اس کی خاطر وہ آئین سازی کے لئے خدا ترس متدین اور مسلمانوں کے قابلِ احترام علماء حق کو بھیجنے کے لئے تیار ہیں یا پھر وہ اپنی اسلام پسندی کے نعروں کے باوجود اپنی پارٹی، جتھہ اور گروہ بندی کی پوجا پاٹ کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو نامزد کر رہے ہیں جنہیں اسلامی علوم کے ابجد سے بھی واقفیت نہیں نہ اُن کا عقیدہ اور ایمان اسلامی آئین کے اجراء پر راسخ ہے بلکہ اُن کا عمل بھی سر سے پاؤں تک اسلامی آئین سے بیزاری اور بغاوت کا کھلا اعلان کر رہا ہے۔ اگر ایسی ہی صورت سامنے آتی ہے تو ظاہر ہے کہ آئندہ اسمبلی میں بھی اسلام کا وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلی اسمبلیوں میں ہوا اور نتیجہ میں وہ خلفشار اور سر پھٹول نمایاں ہوگا جس کا خمیازہ نہایت بھیانک شکل میں پوری قوم کو بھگتنا پڑے گا۔

★

الحمد للہ کہ اسلامی آئین کے مقصدِ عزیز کی خاطر ملک کے دونوں حصوں کے تقریباً ہر خطہ سے ممتاز، جید، خدا ترس علماء اکابرِ وقت بزرگ اور مشائخ اپنی عزت اور آبرو و وسائل و اسباب کی فکر سے بے نیاز ہو کر الیکشن کے اس خار زار اور پُر خطر وادی میں کود پڑتے ہیں۔ اور مرکزی اسمبلی کے لئے الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں، تاکہ اس طرح وہ اس امت پر اتمامِ حجت کر کے اللہ کی بارگاہ میں خود تو سرخرو ہو جائیں۔ فریضۂ نیابت نبوت کی اس ادائیگی کے بعد اب قوم کے لئے کوئی حیل وحجت اور عذر و بہانہ نہیں رہے گا۔ اور نہ آئندہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہاں کے مسلمان شکوہ و شکایت کر سکیں گے کہ علمائے حق نے براہِ راست قوم کی رہنمائی کے لئے میدانِ سیاست میں کودنے سے دریغ کیا، علمائے حق کے بس میں یہی ہے۔ آگے فیصلہ قوم پر ہے کہ وہ سیاست کی شعبدہ بازیوں میں پھنس کر قدرت کے دئیے ہوئے اس سنہری موقعہ کو ضائع کرتے ہیں یا پھر سنبھل کر قرآن و سنت کو عملاً نافذ کرانے کے لئے علمائے حق کی عظیم اکثریت کو اسمبلی میں پہنچاتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں علماء کرام و مشائخ کا اپنے دینی، علمی اور روحانی مشاغل اور مصروفیات چھوڑ کر اور گوشۂ خمولت سے نکل کر انتخابی میدان میں حصہ لینا شاید اس ملک کی تاریخ میں پہلا موقع ہے۔ اگر یہ موقع بھی قوم ضائع کرتی ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ اس اتمامِ حجت کے بعد آئندہ اس ملک کے قائم رہنے کی کیا صورت ہوگی۔

ـــــ یہ حضرات علماء کرام اور اکابر وقت مشائخ بارگاہِ ایزدی میں یہ تو کہہ سکیں گے کہ ہم نے تو درگذر نہ کی جو ہم سے ہو سکا۔

عام سیاسی حالت، مسلمانوں کی دین سے برگشتگی، سیاستدانوں کی اسلام کے بارہ میں غیر مخلصانہ بلکہ منافقانہ روش، پارٹی اور جماعت کے نام پر گروہ بندیاں، باہمی تعصب و تخرب کی بناء پر نہیں کہا جاسکتا کہ علمائے حق آئین ساز اسمبلی تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو سکیں گے یا نہیں ـــ مگر حصولِ رضائے الٰہی، دینِ حق کے فروغ کے لئے جہاد، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جدوجہد اور وراثتِ نبوت کی بناء پر فریضہ کی ادائیگی کے لئے تو ایسے لوگ ہر صورت میں اس میدان میں کامیاب اور سرخرو ہوں گے کہ اصل کامیابی تو یہی ہے۔ اگر خدانخواستہ ظاہری حالات میں کوئی دوسری صورت ظاہر ہو جاتی ہے تو اس کی ساری ذمہ داری قوم پر ہوگی اور روسیاہی بھی اگر ہوگی تو پوری قوم کی اور علمائے حق کہہ سکیں گے۔ کہ ؎

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہکن بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
کس رو سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

ہمیں اسلام اور وطنِ عزیز کے نام پر اور خدائے حیّ و قیوم سے کئے گئے عہد میثاق کے واسطہ سے پوری توقع ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں جس پارٹی اور جتھہ سے بھی تعلق رکھتے ہوں ہر قسم گروہ بندی اقرباء پروری، قبیلہ اور قوم علاقائی اور وطنی یا نظریاتی بندھنوں سے آزاد ہو کر آنے والی مرکزی اسمبلی کے لئے اپنے ووٹ کی امانت اپنے علاقہ کے ان امیدواروں کے حق میں استعمال کریں گے جو قرآن و سنت کے مستند عالم ہیں۔ دینی فرائض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور وظائف کی ادائیگی ان کا شیوہ ہے، عوام کو ان کی رسوخ علمی اور خشیت خداوندی پر اعتماد ہے۔ اور خود ان کا یقین بھی صرف اور صرف اسلام پر ہے جو خیر القرون کا اسلام تھا، صحابہؓ اور تابعین ائمہ عظام کا اسلام تھا۔ کتاب و سنت اور تقاضائے سلف پر مبنی اسلام ۔ یہی لوگ آئین سازی کے اہل ہیں اور ان لوگوں کا ترتیب دیا ہوا آئین ہی ملک کی کشتی کو موجودہ منجدھار سے نکال کر ساحل تک پہنچا سکتا ہے۔

★

آئین سازی کے محدود وقت کے پیش نظر علماء کرام پر بھی ایک نازک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ علمی اور سیاسی مشاغل سے کچھ وقت نکال کر اور باہمی رنجشوں کو بھول کر آئین سازی کے بنیادی خطوط، طریق کار پر بھی ابھی سے غور و فکر شروع فرمالیں۔ بنیادی اور اصولی چیزوں کا خاکہ تیار کرلیں جہاں تک اسلامی آئین کا تعلق ہے۔ بحمد اللہ اس کے اصول تو کیا تفصیلات تک میں علماء کرام کے تمام مکاتب فکر اور مختلف طبقے متفق ہیں۔ اس بارہ میں اختلاف اور افتراق کا افسانہ گھڑ کر کے تجدد پسند اور لادین عناصر اسلامی آئین سے فرار کا راستہ ڈھونڈھتے ہیں۔ علماء حق چاہیں تو آپس میں قرار داد مقاصد اور متفقہ بائیس نکات پر ابھی سے آئین کے لئے از سر نو تجدید عہد کر سکتے ہیں۔ اور انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر سنہ ۵۴ء، سنہ ۵۶ء، سنہ ۶۲ء کے آئینوں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں جو چیزیں قرآن و سنت کے مطابق نظر آئیں انہیں لے لیا جائے اور جو باتیں اسلامی اور عوامی اقدار کے منافی یا کسی شخصی یا گروہی اغراض پر مبنی نظر آئیں انہیں چھوڑ دیا جائے اگر ابھی سے اس کام کو زیر غور رکھا گیا اور تیاری شروع کر لی گئی۔ اور اسمبلی میں جانے والے تمام افراد نے آئین کے حق میں مخلصانہ اور خیر خواہانہ روش اختیار کیا تو انشاء اللہ ۱۲۰ دن نہیں، دس دن میں بھی ملک کو اسلامی آئین مل سکے گا۔ اور اگر ارکان کے انتخاب، آئین کی ترتیب و تدوین وغیرہ امور میں قوم اور اسمبلی اپنی اسی روش پر چلی جو پچھلے ۲۳ سال کا شیوہ رہا تو ۱۲۰ دن تو کیا ایک سو بیس سال میں بھی یہ قوم کسی پائیدار اور مستحکم اسلامی آئین اور اسکی برکات سے مالامال نہیں ہو سکے گی ـــــ حق تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com